امام مالک نے موطا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ مکتوب گرامی نقل کیا ہے جو آپؐ نے عمر ابن حزمؓ کو لکھا تھا، جس میں ایک جملہ یہ بھی ہے: لَا یَمَسُّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاھِرٌ، ''قرآن پاک کو وہ شخص نہ چھوئے جو پاک نہ ہو''۔ طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: ''قرآن کو نہ چھوئے مگر پاک آدمی''۔ مفتی محمد شفیع صاحب اپنی تفسیر معارف القرآن میں سورۂ واقعہ آیت ۷۹ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''روایات مذکورہ کی بنا پر جمہور اُمت اور ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن کریم کو ہاتھ لگانے کے لیے طہارت شرط ہے۔ اس کے خلاف گناہ ہے۔ ظاہری نجاست سے ہاتھ کا پاک ہونا، باوضو ہونا، حالتِ جنابت میں نہ ہونا، سب اس میں داخل ہے'' (معارف القرآن، ج۸،ص ۲۸۶-۲۸۷)۔ مقرر موصوف نے جو مسئلہ بیان کیا ہے وہ داؤد ظاہری اور ابن حزم کا مسلک ہے۔ (ع-م)

مفلس کی زکوٰۃ

س: میں تنگ دستی کا شکار ہوں۔ خاوند بھی ضروریات اور اخراجات پورا نہیں کرتے اور اگر مطالبہ کیا جائے تو ناراض ہوتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ان حالات میں کیا میں زکوٰۃ لے سکتی ہوں؟ میرے پاس آٹھ تولے سونا بھی ہے لیکن میں اسے بیچ نہیں سکتی کہ کل نہ جانے حالات کیسے ہوں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

ج: آپ کے شوہر آپ کے ساتھ نامناسب رویہ رکھتے ہیں اور اس وجہ سے آپ تکلیف میں ہیں۔ نان ونفقہ تو شوہر کی ذمہ داری ہے اس میں کوتاہی کرنا خلافِ شرع ہے۔ آپ کے شوہر کو اپنے رویے پر نظرثانی کرنا چاہیے۔ دوست احباب اور اہلِ خاندان کو بھی انھیں توجہ دلانا چاہیے کہ یہ ان کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے، آمین۔

جہاں تک زکوٰۃ کا تعلق ہے تو جس مرد یا عورت کے پاس بنیادی ضروریات سے زائد آٹھ تولے سونا ہو یا اس مالیت کا زیور ہو تو وہ مستحق زکوٰۃ نہیں ہے بلکہ اس پر زکوٰۃ دینا واجب، یعنی فرض ہو جاتا ہے۔ آپ کے پاس اگر ساڑھے سات تولے سے کم کا زیور ہو، تو پھر آپ پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے اور آپ اپنی ضروریات کے لیے کسی سے زکوٰۃ لے سکتی ہیں۔ واللہ اعلم! (ع-م)